بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

جمہور علماء اہل سنت والجماعت کے نزدیک تراویح بیس رکعات سنت ہے

از: حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی مدظلہ

(ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

اسلامی مہینوں میں رمضان المبارک کا مہینہ اپنی بعض امتیازات کی وجہ سے خصوصی اہمیت کا حامل ہے، اس میں اعمال صالحہ کے ثواب میں اضافہ کیا جاتا ہے، اور گناہگاروں کے گناہوں کو معاف کیا جاتا ہے، اللّٰہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں روزہ کو فرض کیا ہے، اور نماز تراویح کو سنت قرار دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ بعض لوگ رکعات تراویح کے سلسلہ میں تقریر وتحریر کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں کہ تراویح کی رکعات آٹھ (۸) ہیں، لیکن صحیح اور حق بات یہ ہے کہ جمہور علماء اہل سنت والجماعت امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام عبداللّٰہ بن مبارکؒ، امام داود ظاہریؒ، امام ابوالقاسم عمر خرقیؒ، امام ابوالحسن ماوردیؒ، علامہ ابن عبدالبر مالکیؒ، علامہ سرخسیؒ، امام غزالیؒ، علامہ کاسانیؒ، علامہ ابن رشد قرطبی مالکیؒ، علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ، علامہ رافعیؒ، علامہ ابواسحاق شیرازیؒ، علامہ مجدالدین عبدالسلام ابن تیمیہ حرانی حنبلیؒ، علامہ نوویؒ، علامہ ابوالبرکات نسفیؒ، علامہ تقی الدین سبکیؒ، علامہ عبیداللّٰہ بن مسعود حنفیؒ، علامہ ابن الملقنؒ، علامہ زین الدین عراقیؒ، علامہ عینیؒ، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ، علامہ زکریا انصاریؒ، علامہ رملیؒ، علامہ خطیب شربینیؒ، علامہ ابن حجر ہیتمی مکی، علامہ زین الدین احمد ملیباریؒ، ملاعلی قاریؒ، شاہ ولی اللّٰہ محدث دہلویؒ، شاہ عبدالعزیز دہلویؒ، مولانا قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ، مولانا ادریس کاندھلویؒ، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمیؒ، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ وغیرہم کے نزدیک تراویح بیس (۲۰) رکعات سنت ہے۔

روایت ۱) أخبرنا ابن أبی ذئب، عن یزید بن خصیفة، عن السائب بن یزید ﷛ قال: کانوا یقومون علی عهد عمر فی شهر رمضان بعشرین رکعة، وکانوا لیقرء ون بالمئین من القرآن. (مسند ابن الجعد ۲۸۲۵، إسناده صحیح علی شرط الشیخین)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید ﷛ (صحابی، م ۹۱ھ) فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب ﷛ کے دور خلافت میں رمضان المبارک کے مہینہ میں صحابہ وتابعین بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے، اور وہ سوسو آیتیں پڑھا کرتے تھے۔

روایت ۲) حدثنا شجاع، حدثنا هشیم، أنبا یونس، قال: شهدت الناس قبل وقعة ابن الأشعث وهم فی شهر رمضان، فکان یؤمهم عبد الرحمن بن أبی بکرة صاحب رسول اللّٰہ ﷺ، وسعید بن أبی الحسن ومروان العبدی فکانوا یصلون بهم عشرین رکعة، ولا یقنتون إلا فی النصف الثانی، وکانوا یختمون القرآن مرتین. ﴿فضائل رمضان لابن أبی الدنیا، وإسناده صحیح علی شرط مسلم، قیام رمضان للمروزی، و تاریخ دمشق﴾

ترجمہ: حضرت یونس بن عبیدؒ (تابعی، م ۱۳۹ھ) فرماتے ہیں کہ واقعہ ابن اشعث (۶۱ھ) سے پہلے میں نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ، اور سعید بن ابوالحسن اور مروان عبدی رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ اور نصف رمضان سے دعاء قنوت پڑھا کرتے تھے، اور دو مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

روایت۳)عن الحسن قال: کانوا یصلون عشرین رکعة، فإذا کانت العشر الأواخر زاد ترویحة شفعین.﴿فضائل رمضان لابن أبی الدنیا۵۳،وإسناده صحیح علی شرط مسلم﴾

ترجمہ: حضرت حسن بصریؒ (تابعی،۲۱ھ، ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں کہ صحابہ وتابعین رمضان المبارک میں بیس(۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے،اورآخیری عشرہ میں ایک ترویحہ یعنی چار رکعات کا اضافہ فرماتے تھے۔

روایت۴) عن إبراهیم أن الناس کانوا یصلون خمس ترویحات فی رمضان. ﴿الآثار لأبی یوسف ۲۰۹،وإسناده صحیح﴾

ترجمہ:حضرت ابراہیم نخعیؒ (تابعی،۵۰ھ،۹۶ھ) فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ وتابعین) رمضان المبارک میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔

(روایت۵)عن عطاء بن أبی رباح قال: کانوا یصلون فی شهر رمضان عشرین رکعة والوتر ثلاثا.﴿فضائل رمضان،ومصنف ابن أبی شیبة،إسناده صحیح علی شرط مسلم،تنبیه القاری ۱/۴۳﴾

ترجمہ:حضرت عطاء ابن أبی رباحؒ (تابعی،م۱۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں لوگ (صحابہ وتابعین) بیس(۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھتے تھے۔

روایت۶) امام محمد بن ادریس شافعیؒ (تبع تابعی۱۵۰ھ،م۲۰۴ھ) فرماتے ہیں۔

رأیتهم بالمدینة یقومون بتسع وثلاثین وأحب إلی عشرون(۲۰) لأنه روی عن عمر وکذلک یقومون بمکة ویوترون بثلاث.(الأم للشافعی ۱/۱۶۷)

ترجمہ: مدینہ منورہ میں میں نے لوگوں کو انتالیس (۲۰+۱۶+۳) رکعات پڑھتے دیکھا ہے،مگر میرے نزدیک تراویح بیس (۲۰) رکعات ہی ہے،اسلئے کہ حضرت عمرؓ سے یہی مروی ہے،اور مکہ والوں کا عمل بھی بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھنے کا ہے۔

نوٹ: قدیم کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ والوں کے نزدیک بھی تراویح بیس رکعات ہی ہے، چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ میں ہر چار رکعات تراویح کے بعد طواف کیا کرتے تھے، اسلئے مدینہ والے طواف کے بدلے میں چار رکعات کا اضافہ کیا، اور تین رکعات وتر کے ساتھ جملہ انتالیس رکعات پڑھتے تھے۔ بعد میں یہ عمل بھی متروک ہوا، پھر مدینہ میں بھی بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھی جانے لگی۔لیکن افسوس کہ اب کٹر سلفی حضرات مکہ ومدینہ میں بھی بیس رکعات تراویح کی سنت کو ختم کرنے کے درپہ ہیں۔اللہ ہدایت عطا فرمائے،آمین

غیر مقلدین (سلفیوں) کے آٹھ رکعات تراویح کے دلائل کا تجزیہ

غیر مقلد حضرات کی سب سے بڑی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ ’’رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ (رات کی) نماز نہیں پڑھتے تھے اور چار چار رکعات اور تین وتر جملہ گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔‘‘

یہ حدیث کئی وجوہ سے قابل استدلال نہیں ہوسکتی۔(۱) صحیح بخاری کی اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا،ابوسلمہؒ (تابعی) سے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعات سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے،اور چار چار رکعات پڑھتے تھے،اور بخاری ومسلم کی دوسری روایت میں حضرت عروہؒ (تابعی) سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا،فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آٹھ رکعات تہجد اور پانچ رکعات وتر جملہ تیرہ (۱۳) رکعات نماز رات کو پڑھتے تھے،اور صحیح مسلم کی حدیث میں حضرت سعد بن ہشامؒ (تابعی) سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نو (۹) رکعات ایک سلام کے ساتھ وتر پڑھتے تھے، پھر دو رکعات جملہ گیارہ (۱۱) رکعات پڑھتے تھے،اور صحیح مسلم کی اور ایک حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا،

حضرت قاسمؒ (تابعی) سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں دس رکعات اور ایک رکعات جملہ گیارہ (۱۱) رکعات پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ان متضاد روایات میں سے سلفی حضرات کا صرف ایک روایت کو پسند کرنا اور ایک ہی روایت کو قابل دلیل سمجھنا اور فرض کا درجہ دینا ضد اور ہٹ دھرمی اور کم علمی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ افسوس کہ سلفی حضرات بھی اس روایت پر عمل نہیں کرتے، چار چار رکعات تراویح نہیں پڑھتے، اسی لئے جمہور محدثین وفقہاء نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کو تراویح کے باب میں قبول نہیں کیا ہے۔ (۲) صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعات چھ مرتبہ جملہ بارہ رکعات پھر وتر پڑھا کرتے تھے۔ اگر وتر ایک رکعات مان لی جائے تو جملہ تیرہ رکعات ہوئی، اگر وتر تین مان لی جائے تو جملہ پندرہ رکعات ہوئی، اگر وتر نو مان لی جائے جملہ اکیس رکعات ہوئی۔ اور زیادہ سے زیادہ وتر گیارہ رکعات مان لی جائے تو جملہ تیئس (۲۳) رکعات ہوئی، بہر حال یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے معارض ہوئی۔ (۳) صحیح بخاری میں جن راتوں میں تراویح پڑھنے کا ذکر ہے، اس میں با جماعت اور مسجد میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث میں کمرہ میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔ لہذا اس حدیث سے تراویح مراد لینا صحیح نہیں ہے۔ (۴) رمضان المبارک میں اکثر نماز تراویح کے متصل وتر پڑھنے کا معمول تھا، اور اس حدیث میں سوکر اٹھنے کے بعد وتر پڑھنے کا ذکر ہے، لہذا اس حدیث سے تراویح مراد لینا صحیح نہیں ہے۔ (۵) اس کے برخلاف جمہور صحابہ اور تابعین کا بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھنا متعدد روایات سے تواتراً ثابت ہے۔ اور اسی عمل کو ائمہ مجتہدین اور دیگر فقہاء نے قبول کیا ہے۔

سلفیوں کی دوسری دلیل حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں ایک رات آٹھ (۸) رکعات اور وتر پڑھائی۔ یہ حدیث بھی کئی وجوہ سے قابل استدلال نہیں ہوسکتی۔ (۱) اس حدیث کو محدثین نے ضعیف لکھا ہے، اور ضعیف حدیث سلفیوں کے نزدیک قابل استدلال نہیں ہوتی۔ (۲) مخطوطات ابوطاہر اصبہانی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث مروی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا چوبیس (۲۴) رکعات اور وتر پڑھنے کا ذکر ہے۔ کسی صحابی کے ایک قول کو ہی پسند کرنا اور دوسرے قول کو نہ ماننا ضد وہٹ دھرمی ہے۔ (۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی آٹھ رکعات والی حدیث کے آخر میں **کرهت ان یکتب علیکم الوتر** کے الفاظ ہیں یعنی مجھے ناپسند ہوا کہ وتر تم پر فرض کردی جائے، لہذا آٹھ رکعات کو تراویح کہنا منشا نبوی اور عمل صحابہ کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ تمام مسلمانوں کیلئے موجب رحمت و برکت اور مغفرت کا ذریعہ بنائے، آمین۔